ادیان باطلہ کی تردید میں مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ کی تحریری خدمات

تحریر: عبدالرشید عراقی — دوسری قسط

۶۔ کتاب الرحمٰن بجواب کتاب اللہ وید ہے یا قرآن

پنڈت دھرم بھکشو آریہ نے "کتاب اللہ وید ہے یا قرآن" نامی کتاب لکھی یہ کتاب بڑی دلآزار تھی اور اس کتاب میں قرآنی تعلیمات پر وید کو ترجیح دی گئی تھی، مولانا امرتسری نے اس کتاب کا جواب "کتاب الرحمٰن" کے نام سے دیا۔ اور اس میں آریوں کے اعتراضات کی زبردست تردید کی اور دلائل سے ثابت کیا کہ قرآنی تعلیمات ہر لحاظ سے اعلیٰ و افضل ہیں اور قرآنی تعلیمات سے افضل کوئی دوسری کتاب نہیں ہو سکتی۔

اہل علم نے اس کتاب کی بہت تعریف کی۔ علامہ سید سلیمان ندوی نے معارف اعظم گڑھ میں لکھا ہے کہ مولانا ثناء اللہ مناظرہ کے استاد و امام تھے اور اس رسالے کو بھی اپنے دلآویز مناظرانہ رنگ میں تالیف کیا ہے۔ اس رسالہ ۵۲ صفحات ہیں اور بار اول ۱۹۰۳ میں طبع ہوئی

۷۔ تفسیر ثنائی

شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ مرحوم کی یہ تفسیر خاص اہمیت کی حامل ہے اور جس دور میں مولانا امرتسری نے یہ تفسیر لکھی اس دور میں مخالفین اسلام نے خاص کر قرآن مجید کو اپنے حملوں کا خاص ہدف بنایا۔ مولانا ثناء اللہ مرحوم نے محسوس کیا کہ قرآن مجید کی تفسیر ایسے انداز میں لکھی جائے جس میں مخالفین اسلام کے اعتراضات کے جوابات دیئے جائیں۔ چنانچہ مولانا امرتسری نے اس

تفسیر میں جگہ جگہ آریوں' قادیانیوں اور سر سید احمد خاں کا رد کیا ہے۔

(اخبار سچ ۱۰ جولائی ۱۹۳۱ء)

اس لئے بجا طور پر تفسیر ثنائی کو رد آریت کی اہم کڑی قرار دیا جا سکتا ہے۔

۸۔ حدوث وید

علمائے یورپ کی تحقیق یہ ہے کہ آریہ قوم ایران سے آکر ہندوستان میں آباد ہوئی مگر آریہ سماج کے اہل قلم اس کو تسلیم نہیں کرتے اور اس کے ساتھ آریہ مصنفین اس بات پر بھی زور دیتے ہیں کہ الہام کی ضروری شرط ہے کہ وہ اول دنیا سے ہو اور دنیا چونکہ قدیم ہے اس لئے ہر الہامی کتاب کو قدیم ہونا چاہیے وید چونکہ قدیم ہے اس لئے وید الہامی کتاب ہے اور قرآن مجید چونکہ قدیم نہیں ہے اس لئے یہ الہامی کتاب نہیں ہو سکتی۔ مولانا امرتسری نے عقلی نقطہ نظر سے اس کی تردید کی ہے اور وید کا ابطال ثابت کیا ہے۔ یہ رسالہ ۱۶ صفحات پر مشتمل ہے اور پہلی دفعہ ۱۹۰۳ میں شائع ہوا۔

۹۔ اصول آریہ

اس رسالہ میں مولانا امرتسری نے مادہ' روح اور سلسلہ کائنات کا حدوث دلائل عقلیہ سے ثابت کیا ہے اور دیباچہ میں مولانا مرحوم لکھتے ہیں کہ " اگر سلسلہ دنیا باطل ہو جائے یا روح اور مادہ کی قدامت کا عقیدہ غلط ہو جائے تو آریہ سماج کا کوئی اصول باقی نہیں رہتا۔ یہ رسالہ ۲۶ صفحات پر مشتمل ہے اور بار اول ۱۹۲۶ء میں طبع ہوئی۔

۱۰۔ جہاد وید

آریہ جہاد کے قائل نہیں اور اس سلسلہ میں آریہ مسلمانوں کو جہاد کے

سلسلہ میں طعن و تشنیع کا نشانہ بناتے ہیں۔ مولانا ثناء اللہ مرحوم نے اس کتاب میں ویدوں سے جہاد کا ثبوت فراہم کیا ہے۔ یہ اپنی نوعیت کی پہلی کوشش تھی۔ اس کتاب کی اشاعت سے آریہ سماج میں کھلبلی مچ گئی۔ متعدد آریہ اخبارات و اہل قلم نے اس کا جواب لکھنے کی کوشش کی مگر وہ اس میں کامیاب نہ ہو سکے اخبار آریہ گزٹ نے آپ کو مناظرہ کا چیلنج کیا۔ جسے مولانا امرتسری نے منظور کر لیا۔ مگر مقابلہ میں آنے کی جرات نہ کر سکے۔ یہ رسالہ ۴۰ صفحات پر مشتمل ہے اور پہلی مرتبہ ۱۹۱۱ء میں شائع ہوا۔

۱۱۔ نکاح آریہ

اس رسالہ میں آریہ دھرم کے چند احکام نکاح جمع کئے گئے ہیں۔ اور اس کے ساتھ اسلام اور آریہ سماج کی تعلیمات کا مقابلہ کیا گیا ہے اور ثابت کیا گیا ہے کہ آرین تعلیمات نہ صرف عقل بلکہ فطرت سے بھی متصادم ہیں۔

(صفحات ۴۰ طبع اول ۱۹۲۵ء)

۱۲۔ شادی بیوگان اور نیوگ

اس رسالہ میں مولانا امرتسری نے عورتوں کی شادی کے مسئلہ پر بحث کی ہے اور بیوہ کے نکاح کو شریفانہ ثابت کیا ہے اور نیوگ جیسے حیا سوز فعل کی تردید کی ہے نیوگ کا مطلب ہے کہ اگر کسی عورت کو اپنے شوہر سے اولاد نہ ہو تو اولاد کی خاطر دوسرے مرد سے زنا کر سکتی ہے۔ (صفحات ۱۸۔ طبع اول ۱۹۰۴ء)

۱۳۔ بحث تناسخ

تناسخ کا مسئلہ آریہ سماج کا بنیادی عقیدہ ہے یہ کتاب اس مناظرہ کی روئداد ہے جو مولانا امرتسری اور ماسٹر آتما رام کے مابین تناسخ اور ابطال کے موضوع پر ہوا تھا۔

یہ مناظرہ کب ہوا یہ نہیں معلوم ہو سکا۔ اور نہ اس رسالہ کا طبع اول اور

طبع دوم مل سکا ہے۔ (صفحات ۴۲' طبع سوم ۱۹۰۴ اور طبع چہارم ۱۹۰۵ء)

۱۴۔ الہام

آریہ اور مسلمانوں کے درمیان الہام کی تعریف ایک اہم تنازعی مسئلہ تھا اس رسالہ میں مولانا ثناء اللہ مرحوم نے الہام کی تعریف و تفسیر قرآن اور وید سے کی ہے۔ اور اس کے ساتھ ہی دونوں کا فرق بیان کر کے وید کے مقابلہ میں قرآن مجید کی افضلیت ثابت کی ہے۔ (صفحات ۱۶ طبع اول ۱۹۰۴ء)

۱۵۔ القرآن العظیم

اس رسالہ میں قرآن کو الہامی ثابت کیا گیا ہے اور مولانا امرتسری مرحوم نے یہ مقالہ آریہ سماج کے سالانہ جلسہ میں پڑھا تھا بعد میں اس کو کتابی صورت میں شائع کیا گیا۔ (صفحات ۲۴ طبع اول ۱۹۰۷)

۱۶۔ قرآن اور دیگر کتب

اس رسالہ میں مولانا امرتسری نے وید' انجیل اور قرآن مجید کا موازنہ کر کے قرآن کی برتری ثابت کی ہے۔ (صفحات ۱۶)

۱۷۔ رجم الشیاطین بجواب اساطیر الاولین

مہاشہ دھرمپال نے اساطیر الاولین کے نام سے ایک کتاب لکھی جس میں قرآن مجید کی چند آیات کا مذاق اڑایا گیا تھا۔ مولانا امرتسری نے رجم الشیاطین کے نام سے جواب لکھا اور مہاشہ کی طرف سے کئے گئے اعتراضات کا مدلل جواب دیا ہے۔ (صفحات ۱۶۰ طبع اول ۱۹۰۹ء)

۱۸۔ محمد رشی

اس رسالہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ثبوت وید' تورات اور انجیل سے دیا گیا ہے۔ یہ رسالہ دراصل امام العصر مولانا حافظ محمد ابراہیم میر سیالکوٹی کی کتاب

"بشارت محمدیہ" کی تلخیص ہے۔ (صفحات ۱۹ ۔ طبع اول ۱۹۲۳ء)

۱۹۔ نماز اربعہ

اس رسالہ میں آریہ سماج عیسائی اور ہندو دھرم کے طریقہ ہائے عبادت کا اسلام کے طریقہ سے موازنہ کیا گیا ہے اور اسلامی طریقہ عبادت کی معقولیت اور برتری ثابت کی ہے۔ (صفحات ۴۰ طبع سوم ۱۹۰۴ء)

۲۰۔ ثنائی پاکٹ بک

اس رسالہ میں اسلامی تعلیمات کے ساتھ ساتھ آریہ سماج کی تردید کرتے ہوئے قادیانیت' دھریہ' عیسائی' ہندو' فرقہ بہایہ' شیعہ' اہل قرآن' اور فرقہ نیچریہ کی جامع تردید کی گئی ہے۔ (صفحات ۹۶ طبع دوم ۱۹۷۹ء)

۲۱۔ سوامی دیانند کا علم و عقل

اس رسالہ میں مولانا امرتسری نے اس بات کی نشاندہی کی ہے کہ سوامی دیانند دوسرے مذاہب پر اعتراض کرتے وقت تحقیق و تدقیق سے کام نہیں لیتے تھے۔ (صفحہ ۱۶ طبع اول ۱۹۰۵ء)

۲۲۔ تحریف آریہ

سوامی دیانند جی کے انتقال کے بعد آریہ سماج نے ان کی کتاب ستیارتھ پرکاش میں من مانی تبدیلیاں کر ڈالیں۔ مولانا امرتسری نے ستیارتھ پرکاش طبع اول ۱۸۷۵ء اور بعد کے اڈیشن کو سامنے رکھ کر دونوں اڈیشنوں کا مقابلہ کر کے ان تحریفات کا ثبوت بہم پہنچایا۔ مولانا امرتسری نے اردو ترجمہ کے ساتھ ہندی میں بھی شائع کیا۔ (صفحات ۵۴ ' طبع اول ۱۹۰۳ء)

۲۳۔ ہندوستان کے دو ریفارمر

اس رسالہ میں ہندوستان کے دو مدعیان اصلاح اول سوامی دیانند جی جو

آریہ سماج کا قائد و رہنما تھا اور دوم مرزا غلام احمد قادیانی جو اپنے آپ کو مسیح موعود ' مجدد اور نبی کہتا تھا کی بدزبانیوں کے نمونے دکھائے ہیں۔ سوامی دیانند کی ۸۹ نمونے صفحہ ۱ تا ۲۱ اور مرزا قادیانی کے ۲۲ نمونے صفحہ ۲۱ تا ۳۱ نقل کئے گئے ہیں۔ (صفحات ۳۲ طبع اول ۱۹۲۷ء)

۲۴۔ الرکوب السفینہ فی مناظرۃ النگینہ

یہ کتاب اس مناظرہ کی روئیداد ہے جو مولانا ثناء اللہ امرتسری اور ماسٹر آتما رام کے مابین ۵ جون ۱۹۰۴ء تا ۱۴ جون ۱۹۰۴ء بمقام نگینہ ضلع بجنور میں ہوا تھا۔ اس مناظرہ کا موضوع الہام کی تعریف اور وید کا الہامی ثابت کرنا تھا۔ اس مناظرہ میں مشہور علمائے دیوبند مولانا محمودالحسن دیوبندی 'مولانا احمد حسن امروہی اور مولانا عبدالحمید ابوالفرح پانی پتی وغیرہ نے شرکت کی تھی۔

(صفحات ۲۰۴ طبع اول ۱۹۰۴ء)

۲۵۔ فتح اسلام یعنی مناظرہ خورجہ

یہ کتاب اس مناظرہ کی روئداد ہے جو بتاریخ ۲۰ مارچ تا ۲۱ مارچ ۱۹۱۷ء بمقام خورجہ ضلع بلند شہر مابین شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسری اور مہاشہ سروپ جی اور بابو رام چندر دہلوی ہوا تھا۔ اس مناظرہ کا " موضوع مذہب حق کی تعریف "تھا۔ اس مناظرہ میں بھی مولانا سید محمد انور شاہ کشمیری دیوبندی شریک ہوئے تھے اور مولانا امرتسری کے دلائل پڑھ کر مولانا انور شاہ کشمیری نے یہ نوٹ لکھا کہ مولانا ثناء اللہ کے دلائل اتنے جامع ہیں کہ ان کی تردید نہیں کی جا سکتی اس لئے ہم فتح اسلام کا اعلان کرتے ہیں۔ (صفحات ۶۲ طبع اول ۱۹۱۷ء)

۲۶۔ الہامی کتاب

یہ کتاب اس مناظرہ کی روئداد ہے۔ جو مولانا امرتسری اور ماسٹر آتمارام کے مابین وید اور قرآن کے الہامی ہونے کے سلسلہ میں ہوا تھا۔ اس کتاب میں

فریقین کے سوال اور جواب من و من منقول ہیں۔

(صفحات ۱۹۲ طبع اول ۱۹۰۵ء)

۲۷۔ مناظرہ جبل پور

یہ کتاب اس مناظرہ کی روئداد ہے۔ جو مولانامولاناثناء اللہ امرتسری اور مہاشہ دھرم جی آگرہ کے مابین ۳۱ مئی ۱۹۱۵ء تا ۲ جون ۱۹۱۵ء جبل پور میں ہوا تھا۔ اس مناظرہ کا موضوع تھا "توحید فی الصفات اور روح ومادہ حادث ہے یا قدیم" (صفحات ۹۲ طبع اول ۱۹۱۶ء)

۲۸۔ مناظرہ دیوریا

یہ کتاب اس مناظرہ کی روئداد ہے۔ جو شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسری اورپنڈت درشانند عرف کرپارام جگرانوی کے مابین بتاریخ ۱۶ اگست تا ۲۱ اگست ۱۹۰۳ء بمقام دیوریا ہوا تھا۔ اس مناظرہ کاموضوع یہ تھا۔ کہ وید اور قرآن میں کون الہامی ہے۔ (صفحات ۲۸۴ طبع ۱۹۰۳ء)

۲۹۔ آریوں کے علمائے اسلام سے ۲۵ سوالات کے فوری جوابات

مورخہ ۳۰ دسمبر ۱۹۰۹ء کو انجمن "رفیق الاسلام" فرخ آباد کے سالانہ جلسہ کے موقع پر آریہ سماج نے ایک ۴ صفحہ کا رسالہ بنام "علمائے اسلام سے ۲۵ سوالات" تقیسم کیا۔ یہ رسالہ انہی سوالات کے جواب میں ہے۔

(صفحات ۱۶ طبع اول ۱۹۹۰ء)

۳۰۔ مباحثہ ناہن

یہ رسالہ اس مباحثہ پر مشتمل ہے جو مولانا امرتسری اور پنڈت بھوجدت آریہ سافر کے مابین بعنوان " قرآن مجید الہامی کتاب ہے یا وید " ہوا تھا۔

(صفحات ۸)

۳۱۔ اظہار حق بجواب ستیسارتھ پرکاش

یہ کتاب سوامی دیانند آریہ کی کتاب ستیسارتھ پرکاش کے جواب میں ہے۔
(صفحات ۱۱۶ طبع اول ۱۹۰۱ء)

۳۲۔ مرقع دیانندی

اس کتاب میں سوامی دیانند آریہ کے مقرر کردہ اصولوں سے خود ان کے خیالات کی تردید کی گئی ہے اور جگہ جگہ اصولوں کے اندر تضاد دکھایا گیا ہے۔
(صفحات ۸۸ طبع اول ۱۹۰۸ء)

۳۳۔ ایشور بھگتی

یہ رسالہ مولانا امرتسری کا وہ مقالہ ہے جو آپ نے جنوری ۱۹۲۷ء بمقام امرتسر سناتن دھری کانفرنس میں پڑھا تھا۔ اس مقالہ میں ہندو مذہب اور اسلام کی عبادتوں کو مختلف پہلوؤں میں اجاگر کیا گیا ہے۔ یہ مقالہ اس وقت اہل حدیث امرتسر میں شائع ہو گیا تھا۔ (صفحات ۸ طبع ۱۹۸۵ء)

۳۴۔ مجموعہ رسائل متعلقہ بہ وید و قرآن

اس رسالہ کا موضوع نام سے ظاہر ہے لیکن یہ رسالہ دستیاب نہیں ہو سکا۔ ظاہر ہے کہ اس رسالہ میں وید کے مقابلہ میں قرآن مجید کو الہامی ثابت کیا گیا ہے۔ (حیات ثنائی ص ۵۹۴)

قادیانیت کی تردید میں شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسری کی تحریری خدمات

سلطنت برطانیہ نے برصغیر کے مسلمانوں میں اسلام کے خلاف اور جہاد کی اسپرٹ ختم کرنے کے لئے اسی دن سے کوشش شروع کر دی تھی جب کہ اس

نے برصغیر میں اپنی حکومت قائم کی۔ آخر اس کو مرزا غلام احمد قادیانی ایک شخص مل گیا جس نے اس کے پروگرام کو عملی جامہ پہنایا ۔ مرزا قادیانی نے سب سے پہلے تبلیغ اسلام کا ڈھونگ رچایا اور براہین احمدیہ کے ذریعے مسلمانوں کی ہمدریاں حاصل کیں۔ اس کے بعد پہلے مجدد ہونے کا دعوی کیا پھر موعود بن بیٹھا اور اس کے بعد نبوت کاذبہ کی کرسی پر براجمان ہوا۔

مثل مشہور ہے لکل فرعون موسی ۔ اللہ تعالی ہر فرعون کے لئے ایک موسی بھی پیدا کرتا ہے۔ یہ مثال مرزا غلام احمد قادیانی پر بالکل صادق آتی ہے۔جس دور میں مرزا قادیانی نے ملت اسلامیہ میں ان کے ابتلاء کے لئے مسیح موعود اور نبی بن کرظاہر ہوئے۔ اللہ تعالی نے اسی دور میں مولاناثناء اللہ امرتسری کو پیدا فرمایا۔ مولانا امرتسری نے نصف صدی تک قادیانی قلعوں کو مسمار کیا۔ مولانا ثناء اللہ امرتسری سے پہلے جماعت اہلحدیث کے جید عالم دین مولاناابوسعید محمد حسین بٹالوی نے قادیانی قلعوں کو بیخ و بن سے اکھاڑا۔ مولانابٹالوی کے انتقال کے بعد مولانا ثناء اللہ امرتسری اور آپ کے معاصرین میں مولانا حافظ محمد ابراہیم میر سیالکوٹی اور مولانا محمد ابوالقاسم سیف بنارسی نے قادیانیت کی تردید میں جو خدمات سر انجام دیں۔ وہ تاریخ اہلحدیث کا ایک زریں باب ہے۔ برصغیر کے تمام مکاتب فکر کے جید علمائے کرام نے شیخ الاسلام مولاناثناء اللہ امرتسری کی قادیانیت کی تردید میں ان کا تقریری' تحریری خدمات کااعتراف کیا ہے۔ مولانا ثناء اللہ مرحوم نے قادیانی لٹریچر سے جو واقفیت حاصل کی اس بارے میں مولاناحبیب الرحمان مہتمم ۔ مدرسہ دیوبند نے ایک مجلس میں مولانا ثناء اللہ مرحوم سے مخاطب ہو کر فرمایا۔کہ

ہم لوگ ۳۰ سال تک محنت کریں۔ تو بھی اس بارے میں آپ کی واقفیت تک نہیں پہنچ سکتے۔

شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ مرحوم نے نصف صدی تک قادیانیت کے خلاف

تقریری و تحریری جہاد کیا۔ اور مرزا قادیانی کو اس قدر زچ کیا۔ کہ آخر وہ آخری فیصلہ پر جاکر ختم ہوا۔ چنانچہ مرزا قادیانی نے ۱۵ اپریل ۱۹۰۷ء کو "مولوی ثناء اللہ صاحب کے ساتھ آخری فیصلہ" کے نام سے ایک خط لکھا۔ جس کا خلاصہ یہ تھا کہ جھوٹا سچے کی زندگی میں ہلاک ہو جائے گا۔

چنانچہ اس تحریر کے ۴۰۶ روز بعد (ایک سال ایک ماہ اور ۱۲دن) مرزا قادیان ۶ جولائی ۱۹۰۸ء کو احمدیہ بلڈنگ لاہور میں ہیضہ سے ہلاک ہوگیا۔ اور مولانا ثناء اللہ انکے بعد چالیس سال تک زندہ رہے۔ اور ۱۵ مارچ ۱۹۴۸ء کو بمقام سرگودھاانتقال کیا۔

مولاناامرتسری اکثر قادیان کے بارے میں فرمایا کرتے تھے۔ ؎

کذب میں پکاتھا پہلے مرگیا

نامرادوں میں ہوا اس کا آنا جانا۔

شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسری نے قادیانیت کی تردید میں جو تحریری خدمات سرانجام دیں اس کا مختصرتعارف درج ذیل ہے۔

۱۔ الہامات مرزا

اس کتاب میں یہ بالائل یہ ثابت کیا گیا ہے کہ مرزا قادیانی کے تمام الہامات اور پشین گوئیاں بناوٹی ہیں۔ اور وہ اپنے دعوی میں جھوٹا ہے۔

(صفحات ۱۳۲ طبع سوم ۱۹۰۴ء)

۲۔ صحیفہ محبوبیہ

یہ کتاب قادیانی کتاب صحیفہ آصفیہ مصنفہ حکیم نورالدین قادیانی کی تردید میں ہے۔ حکیم نورالدین نے نظام دکن کو یہ تبلیغ کی تھی کہ ۱۹۰۸ء میں آپ کے علاقہ میں جو طوفان آیا تھااس کی خبرمرزا غلام احمد قادیانی نے پہلے دے رکھی تھی۔ (صفحات ۷۶ طبع اول ۱۹۰۹ء)

۳۔ شہادت مرزا

اس رسالہ کا پورا نام شہادت مرزاملقب بہ عشرہ مرزائیہ ہے۔ اس رسالہ میں مرزا غلام احمد قادیانی کی ۱۰ شہادتوں سے مسیح موعود ہونے کی تردید کی گئی ہے۔ (صفحات ۳۲ طبع اول ۱۹۰۹ء)

۴۔ فاتح قادیان

یہ کتاب اس مناظرہ کی روئداد ہے۔ جو ۱۷ تا ۲۱ اپریل ۱۹۱۲ء مولانا ثناء اللہ امرتسری اور منشی قائم علی قادیانی کے مابین " بعنوان مرزا صاحب کا آخری اشتہار' مولوی ثناء اللہ کے ساتھ آخری فیصلہ ہوا تھا۔ یہ انعامی مباحثہ تھا۔ اس میں مولانا امرتسری نے تین سو روپے انعام حاصل کیا تھا۔

(صفحات ۷۰ طبع اول ۱۹۱۲ء)

۵۔ عقائد مرزا

اس رسالہ میں مرزا قادیانی کے دعاوی اور عقائد کو معہ حوالہ جات پیش کیا گیا ہے۔ (صفحات ۸ طبع اول ۱۹۰۶ء)

۶۔ چیستان مرزا

اس رسالہ میں مولانا امرتسری نے مرزا قادیانی کے الہامات و احوال میں تضاد پیش کیا ہے۔ (صفحات ۸ طبع اول ۱۹۲۸ء)

۷۔ مرقع قادیانی

مرقع قادیانی کے نام سے ایک ماہوار رسالہ مولانا ثناء اللہ مرحوم کی ادارت میں شائع ہوتا تھا۔ جس کے تمام مضامین مولانا امرتسری خود ارقام فرماتے تھے۔ یہ کتاب قادیانیت کی تردید میں مولانا امرتسری کے منتخب مضامین کا

مجموعہ ہے۔ (صفحات ۵۸ طبع اول ۱۹۱۷ء)

۸۔ زار قادیان

۱۹۱۷ء میں روس میں کمیونسٹ انقلاب آیا۔ قادیانیوں نے پراپیگنڈہ شروع کر دیا کہ یہ انقلاب مرزا قادیانی کی پیشین گوئی کے مطابق آیا ہے۔ مولانا امرتسری نے اس رسالہ میں بادلائل ثابت کیا ہے کہ خود مرزا قادیانی کی تصریح کے مطابق اس عبارت کا تعلق انقلاب روس سے نہیں ہے۔

(صفحات ۸ طبع ۱۹۱۷ء)

۹۔ تاریخ مرزا

یہ کتاب مرزا قادیانی کی سوانح حیات ہے۔ جو ان کے اشتہارات اور تالیفات کی روشنی میں مولانا امرتسری مرحوم نے مرتب کی ہے۔

(صفحات ۶۴ طبع اول ۱۹۱۹ء)

۱۰۔ نکات مرزا

مارچ ۱۹۲۵ء میں قادیان میں علمائے دیو بند نے ایک جلسہ کا اہتمام کیا۔ جس میں علمائے دیوبند نے دوران تقریر مرزا قادیانی کے معارف قرآنیہ پر تنقید کی۔ اس پر خلیفہ قادیان مرزا بشیرالدین معمور نے علمائے دیو بند کو تفسیر نویسی کا چیلنج دیا۔ اس پر علمائے دیوبند نے خاموشی اختیار کی۔ مولانا امرتسری نے اس چیلنج کو قبول کر لیا۔اور یہ کتاب تصنیف کی۔ لیکن قادیانی حضرات کی طرف سے جواب نہیں آیا۔ (صفحات ۴۰ طبع اول ۱۹۲۶ء)

۱۱۔ محمد قادیانی

مرزا قادیانی اپنے آپ کو "بروز محمد" کہا کرتے تھے۔ اس رسالہ میں یہ دکھایا گیا کہ حضرت محمد ﷺ نے کیا کام کئے اور ان کے بروز محمد ثانی قادیانی

نے کیا کام کئے تاکہ ان کاموں کی مطابقت یا عدم مطابقت سے مرزا قادیانی کے صدق و کذب کا ثبوت ہو سکے۔ (صفحات ۲۴ طبع اول ۱۹۲۸ء)

۱۲۔ فیصلہ مرزا

مرزا قادیانی ۱۵ اپریل ۱۹۰۷ء کو" مولوی ثناء اللہ کے ساتھ آخری فیصلہ" ایک اشتہار شائع کیا تھا۔ جس میں یہ دعا کی تھی کہ جھوٹا سچے کی زندگی میں مر جائے اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ مرزا قادیانی مولانا امرتسری کی زندگی میں ۴ جولائی ۱۹۰۸ء کو اس دنیا سے کوچ کر گیا اور اپنے کذب پر مہر ثبت کر گیا۔ اس رسالہ میں مرزا صاحب کا اشتہار نقل کیا گیا ہے اور اس اشتہار پر مولانا امرتسری کا تذکرہ بھی ہے (صفحات ۴۰ طبع اول ۱۹۲۱ء)

۱۳۔ نا قابل مصنف مرزا

اس کتاب میں مرزا قادیانی کی تین کتابوں "براہین احمدیہ" "آئینہ کمالات اسلام" "چشمہ معرفت" پر تنقید کی گئی ہے۔ اور دلائل سے ثابت کیا ہے کہ مرزا قادیانی نااہل مصنف ہے اور اس کو لکھنے کا سلیقہ نہیں آتا۔

(صفحات ۶۰ طبع اول ۱۹۴۳ء)

۱۴۔ بہاء اللہ اور مرزا

اس کتاب میں مولانا امرتسری نے دلائل سے ثابت کیا ہے کہ مرزا قادیانی اور شیخ بہاء اللہ ایرانی کے خیالات و عقائد ایک ہی تھے۔ مولانا امرتسری نے دونوں کے حالات سوانح بھی لکھے ہیں اور پھر ان کے عقائد و دعاوی پر بحث کی ہے۔ (صفحات ۷۶ طبع اول ۱۹۳۳ء)

۱۵۔ علم کلام مرزا

اس کتاب میں مرزا قادیانی کی پہلی تصنیف "براہین احمدیہ" کا علم و کلام کی

حیثیت سے جائزہ لیا گیا ہے۔ اور فرقہ مرزائیہ کے اصولوں کا قلع قمع کیا گیا ہے۔
(صفحات ۸۰ طبع اول ۱۹۳۲ء)

۱۶۔ عجائبات مرزا

اس رسالہ میں مرزا قادیانی اور مرزا محمود قادیانی کی تحریرات متعلقہ عمر‘ دنیا اور پیدائش مرزا کا جائزہ لیا گیا ہے۔ (صفحات ۲۴ طبع اول ۱۹۳۳ء)

۱۷۔ اباطیل مرزا

یہ رسالہ ان پانچ مضامین کا مجموعہ ہے (۱) آہ نادر شاہ کہاں گیا؟ (۲) ملت موکد بعذاب (۳) زلزلہ بہار (۴) نکاح آسمانی (۵) تقریر لائل پور
ان مضامین میں مرزا قادیانی کا کذب ثابت کیا گیا ہے۔
(صفحات ۱۶ طبع اول ۱۹۲۴)

۱۸۔ تحفہ احمدیہ

اس رسالہ میں مرزا قادیانی کی پیشگوئی بابت نکاح آسمانی کو قادیانی اکابرین کی تحریرات سے جھوٹا ثابت کیا گیا ہے۔ (صفحات ۵۶ طبع اول ۱۹۳۹ء)

۱۹۔ مکالمہ احمدیہ

قادیانی جماعت ۱۹۱۴ء میں دو گروہوں میں بٹ گئی۔ ایک گروہ جولاہوری جماعت کے نام سے منسوب ہوا وہ مرزا قادیانی کو مجدد تسلیم کرتا تھا۔ اس گروہ کا بانی مولوی محمد علی تھا۔ دوسرا گروہ جو قادیانی کے نام سے منسوب ہوا۔ ان دونوں گروہوں میں آپس میں بذریعہ "اخبار الفضل قادیان" اور "پیغام صلح لاہور" خوب لڑائی ہوئی۔ مولانا ثناء اللہ مرحوم نے اس کتاب میں فریقین کی تحریریں جمع کر دیں ہیں تاکہ مذہب کی صحیح حقیقت لوگوں پر واضح ہو جائے۔
(صفحات ۵۲ طبع اول ۱۹۳۹)

۲۰۔ لیکھرام اور مرزا

اس رسالہ میں مولانا امرتسری نے دلائل سے یہ بات ثابت کی ہے کہ پنڈت لیکھرام کے قتل سے متعلق مرزا قادیانی نے جو پیش گوئی کی تھی وہ غلط ثابت ہوئی اور مرزا قادیانی جھوٹے ثابت ہوئے۔ (صفحات ۱۲ طبع اول ۱۹۴۲ء)

۲۱۔ مراق مرزا

اس رسالہ میں مرض مراق کی تشریح اور مرزا قادیانی کے اقوال سے ان کا اپنا مرض مراق کا مریض ہونا اور ان کی بیوی اور بیٹے کا مراقی ہونا ثابت کیا گیاہے۔ اور اقوال قادیانی سے با دلائل واضح کیا گیا کہ مراقی انسان نبی نہیں ہو سکتا۔

(صفحات ۱۴ طبع اول ۱۹۲۰ء)

۲۲۔ نکاح مرزا

اس رسالہ میں مرزا قادیانی کی آسمانی بیگم منکوحہ محمدی بیگم سے متعلق تمام پیشگوئیوں کو غلط ثابت کیا گیاہے۔ (صفحات ۲۰ طبع اول ۱۹۱۹ء)

۲۳۔ فتح ربانی اور مباحثہ قادیانی

یہ کتاب اس مناظرہ کی روئداد ہے جو مولانا ثناء اللہ امرتسری اور قادیانی مبلغ مولوی غلام رسول آف راجیکی کے مابین بمقام امرتسر بتاریخ ۲۹۔۳۰ اپریل ۱۹۱۶ء بعنوان حیات و وفات مسیح اور صداقت مرزا ہوا تھا۔

(صفحات ۸۸ طبع اول ۱۹۱۶)

۲۴۔ نکاح فسخ مرزائیاں

اس رسالہ میں مولانا امرتسری نے (۱۸۰) علمائے کرام کے فتوے جمع کئے

ہیں اور سب علمائے کرام کا یہ متفقہ فتوی ہے کہ :

مرزائی خارج عن الاسلام ہیں ان کے ساتھ نکاح کرنا صحیح نہیں اور میل جول کرنا اور ان کی محفلوں میں شرکت کرنا بھی ناجائز ہے۔

(صفحات ۸۸ طبع اول ۱۹۱۶ء)

۲۵۔ شاہ انگلستان اور مرزا قادیانی

اس رسالہ کا موضوع یہ ہے کہ ۱۹۰۶ء میں لارڈ کرزن وائسرائے ہند نے صوبہ بنگال دو حصوں شرقی اور مغربی میں تقسیم کردیا۔ اور ۱۹۱۱ء میں جارج پنجم شاہ انگلستان اس کی منسوخی کے لئے تشریف لائے تو اس سے خدا کی جانب سے مرزا قادیانی کی تکذیب ہوئی (صفحات ۱۲ طبع اول ۱۹۲۱ء)

۲۶۔ تعلیمات مرزا

اس کتاب میں مولانا امرتسری نے مرزا قادیانی کی تعلیم کے چار ابواب قائم کئے ہیں۔ یعنی اختلافات مرزا' کذب مرزا' نشانات مرزا' اخلاق مرزا اور ان چاروں ابواب میں مرزا قادیانی کی ۴۷ عبارتیں درج کرکے ہر ایک میں تضاد دکھایا ہے۔ (صفحات ۲۷ طبع اول ۱۹۳۰ء)

۲۷۔ ہفوات مرزا

اس رسالہ میں مرزا قادیانی کے عقائد اور تناقضات کو نقل کیا گیا ہے۔ اور بدلائل ثابت کیا ہے کہ اس قسم کے اختلافات کا رونما ہونا ایک الہامی نبی سے ممکن نہیں۔ (صفحات ۱۰)

۲۸۔ ثنائی پاکٹ بک

اس پاکٹ بک میں قادیانیت کے علاوہ دوسرے تمام مخالفین اسلام یعنی۔ دہریہ' عیسائی' ہندو' فرقہ بہائیہ' شیعہ' اہل قرآن اور نیچریہ کی جامع اور مختصر تردید کی گئی ہے۔ (صفحات ۹۶ طبع دوم ۱۹۷۹ء)

۲۹۔ آفتہ اللہ

یہ رسالہ بھی مولوی محمد علی لاہوری کے رسالہ "آیت اللہ" کے جواب میں ہے۔ مولوی محمد علی نے اپنے رسالہ میں مرزا قادیانی کے آخری اشتہار "مولوی ثناء اللہ صاحب سے آخری فیصلہ" کے متعلق بہت سی تاویلیں کیں۔

(صفحات ۸ طبع پنجم ۱۹۲۰ء)

۳۰۔ قادیانی مباحثہ دکن

یہ کتاب اس مناظرہ کی روئداد ہے۔ جو شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسری اور قادیانی علماء کے مابین بمقام سکندر آباد حیدر آباد دکن بتاریخ ۳۱ جنوری ۱۹۲۳ء کو ہوا تھا۔ (صفحات ۲۴ طبع اول ۱۹۲۳ء)

۳۱۔ عشرہ کاملہ

اس کتاب میں (۱۰) فصلیں قائم کر کے اور ہر فصل میں (۱۰) دلائل جمع کر کے یعنی پورے (۱۰۰) دلائل عام فہم پیرایہ میں لکھے گئے ہیں۔ اور قادیانی کتابوں سے قادیانی مذہب کی حقیقت بے نقاب کی گئی ہے۔

(صفحات ۱۵۰ طبع اول ۱۹۳۴ء)

تفسیر نویسی کا چیلنج اور فرار

۱۹۲۵ء میں خلیفہ قادیان مرزا بشیر الدین محمود نے علمائے دیوبند کو تفسیر نویسی کا چیلنج دیا تھا۔ لیکن علمائے دیوبند نے خاموشی اختیار کی اور مرزا محمود کے چیلنج کا کوئی جواب نہ دیا۔ تو شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسری نے مرزا محمود قادیانی کے چیلنج کو قبول کر لیا مگر خلیفہ قادیانی نے راہ فرار اختیار کی اس کتاب میں یہی تفصیلات درج ہیں۔ (صفحات ۴۸ طبع اول ۱۹۳۱ء)

۳۳۔ قادیانی نبی کی تحریر فیصلہ کن ہے یا میرا حلف

یہ رسالہ سیٹھ عبداللہ الہ دین (قادیانی) سکندر آباد (حیدر آباد دکن) کے انعامی چیلنج کے جواب میں ہے۔ (اہل حدیث امرتسر ۱۷ اگست ۱۹۲۴ء)

۳۴۔ تفسیر بالرائے

اس کتاب میں مرزا غلام احمد قادیانی کی تفسیر "خزینة العرفان" مولانا مقبول احمد شیعی کے ترجمہ قرآن مع حواشی، مولوی احمد دین امرتسری (منکرین حدیث) کی تفسیر "بیان للناس" مرزا محمود قادیانی کے تفسیری نوٹس، تحریرات شیخ بہاؤ الدین ایرانی، عام فہم تفسیر خواجہ حسن نظامی، ترجمہ قرآن مولانا احمد رضا بریلوی مع حواشی مولانا نعیم الدین مراد آبادی کے چند مقامات بطور نمونہ دکھا کر اصلاح کی گئی ہے۔ یہ تفسیر فاتحہ و سورة البقرة پر مشتمل ہے۔

(جلد ۱ صفحات ۱۱۲ طبع اول ۱۹۳۸ء)

بطش تدبیر بر قادیانی تفسیر کبیر

خلیفہ قادیان مرزا بشیرالدین محمود نے قرآن مجید کی تفسیر (از سورة یونس تا سورة کہف) شائع کی۔ جس کا نام تفسیر کبیر رکھا۔ مولانا امرتسری نے اپنی اس کتاب میں مرزا محمود قادیانی نے جو غلطیاں کی ہیں ان کو واضح کیا ہے۔

اس کتاب کی جلد دوم کا اعلان اہل حدیث امرتسر ۲۰ ربیع الثانی ۱۳۶۶ھ میں شائع ہوا تھا۔ لیکن افسوس! یہ کتاب شائع نہ ہو سکی اور اس کتاب کا مسودہ ۱۹۴۷ء کے فسادات میں کتب خانہ ثنائی میں آگ لگنے سے ضائع ہو گیا۔

صفحات ۳۴ طبع اول ۱۹۴۱ء)

مختصر حالات مولانا ثناء اللہؒ امرتسری

شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہؒ امرتسری ماہ جون ۱۸۲۸ء بمطابق ۱۲۸۷ھ امرتسر

میں پیدا ہوئے۔ ۱۴ سال کی عمر میں تعلیم کا آغاز کیا۔ مولانا احمد اللہ امرتسری' شیخ الحدیث مولانا حافظ عبدالمنان وزیر آبادی' شیخ الکل حضرت مولانا سید محمد نذیر حسین محدث دہلوی' شیخ الہند مولانا محمود الحسن دیوبندی اور مولانا احمد حسن کان پوری سے جملہ علوم اسلامیہ ' فقہ ' تفسیر' حدیث' اصول فقہ ' فلسفہ منطق' اور علم کلام وغیرہ میں استفادہ کیا۔

فراغت کے بعد کچھ عرصہ امرتسر میں رہے۔ اور مالیر کوٹلہ میں تدریسی خدمات سرانجام دیں اور بعد میں آپ نے امرتسر واپس آکر تبلیغ اسلام اور تصنیف و تالیف میں مشغول ہوئے اسی دور میں ملک میں مخالفین اسلام یعنی عیسائی' آریہ' قادیانی اور منکرین حدیث اسلام کے خلاف سازشوں میں مصروف تھے۔ مولانا امرتسری نے ان سب کے خلاف تقریری و تحریری جہاد کیا۔ اور تقریبا نصف صدی تک ان کے خلاف برسرپیکار رہے۔

شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسری مرحوم ایک متبحر عالم' مفسر قرآن' نقاد' دانشور' محقق' اور مناظر تھے۔ اور فن مناظرہ میں آپ کے معاصرین نے امام تسلیم کیا ہے۔ مولانا حاضر جوابی میں بھی اپنی مثال آپ تھے۔ آپ جب دیوبند میں زیر تعلیم تھے تو دوران سبق کوئی طالب علم آپ پر اعتراض کرتا تو فورا ایسا جواب دیتے کہ وہ ہکا بکا رہ جاتا اور حیران ہوتا کہ آپ کو اتنی جلدی جواب کیسے سوجھ جاتا ہے۔ جب آپ دیوبند سے فارغ التحصیل ہو کر آنے لگے تو شیخ الاسلام مولانا محمود الحسن دیوبند نے فرمایا کہ :

ثناء اللہ تیری حاضر جوابی سے مجھے خاص لطف اور مسرت حاصل ہوتی تھی ۔ اگرچہ بعض طلباء حسد کرتے تھے مگر یہ خدا کی دین ہے جسے چاہتا ہے عطا فرماتا ہے۔

۱۵ مارچ ۱۹۴۸ء کو آپ نے سرگودھا میں .عمر ۸۰ سال انتقال کیا۔ مولانا ظفر علی خان نے آپ کے انتقال پر اخبار "زمیندار" میں لکھا کہ :

باقی صہ ۴۸ پر